Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ عید بعثت کی فضیلت اور اہداف

Contact us on
0213 2253 606

چالیس عام الفیل برابر ٦١٠ میلادي کے ماہ رجب کی ٢٧ تاریخ میں، پیغمبر اکرم ﷺ غار حرا میں اپنے پروردگار سے راز و نیاز میں مصروف تھے کہ اچانک جبرائیل علیہ السلام امین نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو آغاز رسالت کی بشارت دیتے ہوئے سورہ علق کی ابتدائی پانچ آیات کی تلاوت کی:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ * خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ * اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ *

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ * عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ *

(اے رسول ﷺ) پڑھیئے! اپنے رب کے نام سے جس نے خلق کیا۔ اس نے انسان کو لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیئے! اور آپ ﷺ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔

بعد میں یہ دن مسلمانوں میں عید مبعث رسول ﷺ کے نام سے مشہور ہوا اور یقینا یہ بہت بڑی عید ہے کیونکہ اللہ نے اپنے لطف و کرم سے اپنے سب سے عزیز و عظیم پیغمبر ﷺ کو دنیا والوں کی ہدایت کے لیے بھیجا، جس کی مناسبت سے ہم تمام مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

یہاں پر مناسب ہے کہ ہم بنی مکرم کی بعثت کے تین اہم اہداف کی طرف مختصر اشارہ کریں:

پہلا ہدف: خدا کی طرف دعوت

قرآن کریم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ہدف کو یوں بیان کیا ہے:

يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْناكَ شاهِداً وَ مُبَشِّراً وَ نَذيراً وَ داعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَ سِراجاً مُنيراً*

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنایا، بشارت دینے والا، تنبیہ کرنے اور اس (اللہ) کے اذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے[1]۔

جس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث بر سالت ہوئے، جزیرہ عرب انتہائی فکری انحطاط کا شکار تھا نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ انسان اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں کو اپنا خالق سمجھتے ہوئے ان کے سامنے سجدہ ریز ہوتا اور ان کی پرستش کرتا تھا۔ جس قبیلے کا بت جتنا بڑا ہوتا اس قبیلے کو اتنا ہی باوقار سمجھا جاتا تھا اسی وجہ سے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ جس کا بت نہ ہوتا اس قبیلے کو بے وقعت سمجھا جاتا

[1] احزاب، آیہ ۴۶-۴۵

تھا۔ ایسے میں پیغمبر اکرم ﷺ نے بت پرستی سے منع کرتے ہوئے اس کے مقابلے میں قولو لا الہ الا اللہ تفلحوا[1] کا نعرہ بلند کیا کہ جس کا مطلب تھا اے دنیا والو تمہاری نجات اور سربلندی بتوں کی عبادت میں نہیں بلکہ خدائے واحد قہار کے سامنے جھکنے میں ہے بس اگر تم اس کے سامنے سر تسلیم خم ہوئے تو پھر کہیں اور جھکنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ بقول شاعر وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہ، ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات۔

دوسرا ہدف: تعلیم و تربیت

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیۡهِمۡ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَةَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے[2]۔

---

[1] مسند احمد، حدیث نمبر ۱۶۰۲۳

[2] جمعہ ۲

پس پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا ایک اور مقصد لوگوں کی تعلیم و تربیت ہے جس کی دلیل سورہ علق کی وہ ابتدائی آیات بھی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی کے طور پر نازل ہوئیں، جن کا مضمون پڑھنے اور لکھنے پر مشتمل ہے گویا یہ پہلی وحی کی آیات، اسلامی منشور ہے جس کے ذریعے دنیا والوں کو بتایا جا رہا ہے کہ اسلام تعلیم کو عام کرنے کے لیے آیا ہے، اس کا اسلحہ کتاب اور قلم ہے، اب اگر کوئی یہ کہتا ہو کہ اسلام شمشیر کے زور پر پھیلا ہے تو بلکل غلط کہتا ہے اور وہ اسلام کی روح سے جاہل ہے۔

تیسرا ہدف: عدل و انصاف کا قیام

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا اگلا ہدف، معاشرے میں عدل و انصاف کا قیام تھا جس معاشرے میں کمزوروں کے مال کو ہڑپ کرنا بہادری سمجھا جاتا اور قتل وغارت گری پر افتخار کیا جاتا تھا وہاں ظالموں کی سرکوبی اور مظلوموں کی دادرسی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہدف تھا جس کو قرآن نے یوں بیان کیا:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ *

بتحقیق ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا ہے اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا ہے تاکہ لوگ عدل قائم کریں[1]۔

یوں تو بعثت کے اہداف بہت زیادہ ہیں مگر ہم نے مقالے کے اختصار کے پیش نظر تین اہداف پر اکتفا کیا ہے۔ اس عظیم دن کے کچھ اعمال بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

شب مبعث کے اعمال:

۱. غسل کرنا
۲. زیارت امیر المومنین علیہ السلام
۳. بارہ رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد، فلق اور ناس ایک دفعہ جبکہ سورہ اخلاص چار مرتبہ پڑھے اور نماز کے بعد کہے: "لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر الحمد للہ و سبحان اللہ و لا حول و لا قوہ الا باللہ العلی العظیم"

روز مبعث کے اعمال:

۱. غسل کرنا
۲. روزہ رکھنا

---

[1] حدید ۲۵

۳. صلوات بھیجنا

۴. زیارت امیر المومنین علیہ السلام

۵. زیارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۶. ۶رکعت نماز کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد اور یس پڑھے اور نماز کے بعد ۴ بار سورہ حمد پڑھنے کے بعد ۴ مرتبہ: "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ ولا حول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم" پڑھے اور اسی طرح ۴ مرتبہ: "اللہ ربی لا اشرك بہ شیئاً"[1]

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کے صدقے آخری حجت، امام زمانؑ کے ظہور میں تعجیل عطا فرمائے آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی

[1] مفاتیح الجنان اعمال ماہ رجب